مَرکَزُ الِاقتِصَادِ الِاسلَامِی
Islamic Economics Centre
دارُ الافتاء اہلسنّت (دعوتِ اسلامی)
www.iecdawateislami.com

دس سال بعد قرض واپس کرنے میں ڈیفرنس لینے کا حکم

ریفرینس نمبر:IEC-355 تاریخ:14-09-2023

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ زید نے بکر کو بیس سال پہلے دس ہزار روپے قرضہ دیا، اب بکر نے آج کی تاریخ میں یہ دس ہزار واپس کیے۔ اب زید کہتا ہے کے ان دس ہزار کی آج کیا حیثیت بلکہ اس دور میں جو دس ہزار کی اہمیت تھی مجھے اس کے برابر پیسے واپس کیے جائیں۔ مثال کے طور پر اُس دور میں دس ہزار پچاس ڈالر کے برابر تھے اور آج پچاس ڈالر بیس ہزار کے ہیں تو 20 ہزار واپس کیے جائیں۔ اس صورت میں زید کا زیادہ پیسے لینا سود ہو گا یا نہیں؟ جواب سے نوازیں تاکہ سامنے والے کو مطمئن کیا جاسکے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں حکم شرعی یہ ہے کہ زید نے بکر کو جتنے پیسے قرضہ کی صورت میں دیے تھے یعنی 10 ہزار پاکستانی روپے تو اب زید ادائیگی کی صورت میں 10 ہزار پاکستانی روپے ہی لے سکتا ہے بلکہ زید کو اتنی ہی رقم لینے پر مجبور کیا جائے گا کیونکہ شرعی اصولوں کے مطابق جو چیز قرض دی جاتی ہے اس چیز کی مثل ہی ادا کرنا لازم ہوتا ہے، قیمت کے بڑھنے یا کم ہونے کا اعتبار نہیں ہوتا۔ لہذا زید کا ڈالر کی قیمت کے مطابق بکر سے قرض کی ادائیگی کا مطالبہ کرنا شرعا جائز نہیں، اگر ایسا کیا گیا تو جو بھی اصل رقم پر اضافہ ہو گا وہ سود و حرام ہو گا۔

تنقیح فتاوی حامدیہ میں ہے: ”رجل استقرض من آخر مبلغا من الدراھم وتصرف بھا ثم غلا سعرھا فھل علیہ ردمثلھا؟ نعم ولا ینظر الی غلاء الدراھم ورخصھا“ یعنی کسی شخص نے دوسرے سے دراہم کی کچھ مقدار قرض لی اور اس میں تصرف کیا، پھر ان دراہم کی قیمت زیادہ ہو گئی، تو کیا اس صورت میں بھی اس کا مثل لوٹانا لازم ہے؟ جی ہاں (مثل کا لوٹانا ہی لازم ہے) اور دراہم کے مہنگے اور سستے ہونے کا اعتبار نہیں۔

(تنقیح فتاوی حامدیہ، جلد 1، صفحہ 279، مطبوعہ بیروت)

فتاوی عالمگیری میں ہے: ”لو استقرض من آخر حنطة فاعطی مثلها بعدما تغیر سعرها فانه یجبر المقرض علی القبول“یعنی: اگر کسی نے دوسرے سے گندم قرض لی پھر اتنی ہی گندم واپس کی جبکہ گندم کے ریٹ میں تبدیلی آچکی تھی تو قرض خواہ کو اس گندم کو قبول کرنے پر مجبور کیا جائے گا۔

(فتاوی عالمگیری، جلد3، صفحہ203، دار الکتب العلمیہ)

بہار شریعت میں ہے: ”قرض کا حکم یہ ہے کہ جو چیز لی گئی ہے، اُس کی مثل ادا کی جائے۔“

(بہار شریعت، جلد2، صفحہ756، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

اسی میں ہے: ”ادائے قرض میں چیز کے سستے مہنگے ہونے کا اعتبار نہیں، مثلاً: دس سیر گیہوں قرض لیے تھے، اُن کی قیمت ایک روپیہ تھی اور ادا کرنے کے دن ایک روپیہ سے کم یا زیادہ ہے اس کا بالکل لحاظ نہیں کیا جائے گا، وہی دس سیر گیہوں دینے ہونگے۔“

(بہار شریعت، جلد2، صفحہ757، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

09ربیع الاول1446ھ/14ستمبر2024ء

نوٹ: مرکز الاقتصاد الاسلامی(Islamic Economics Centre) کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت اور مرکز الاقتصاد الاسلامی(Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ اور مرکز الاقتصاد الاسلامی کے فیس بک پیج islamicEconomicsCentre سے کی جاسکتی ہے۔
دار الافتاء اہل سنت ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net | مرکز الاقتصاد الاسلامی(Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ www.iecdawateislami.com

ایڈریس: فیضان پلاٹ نزد حنفیہ مجاہدین مسجد متصل عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ
Email:appointment@iecdawateislami.com